إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ

تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان صلح کراؤ!

تہمتِ وہابیت
اور
علمائے دیوبند

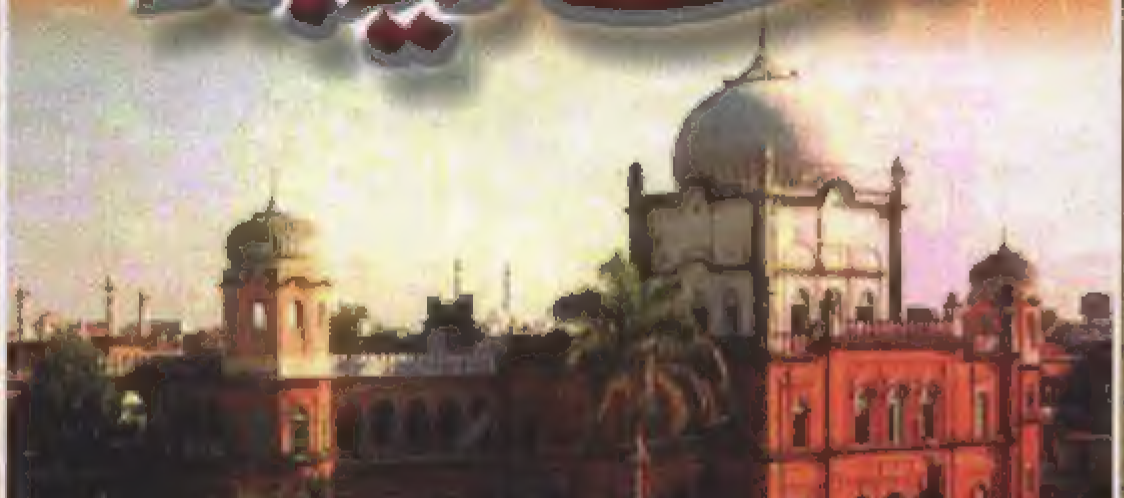

تالیف

جناب حضرت نثار احمد خان فتحی صاحب مدظلہ العالی

پسند فرمودہ

حضرت مفتی عبد المجید دین پوری مدظلہ

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾

"تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے درمیان صلح کراؤ۔"

تہمتِ وہابیت
اور
علمائے دیوبند

تالیف

جناب حضرت نثار احمد خان فتحی مدظلہ

ناشر

مکتبۃ الشیخ

۳/۳۴۵ بہادر آباد کراچی نمبر ۵

فون: ۳۹۳۵۳۹۳-۰۲۱۳

۰۳۲۱-۲۲۷۷۹۱۰

نام کتاب .... تہمت وہابیت اور علمائے دیو بند
مؤلف .... جناب حضرت نثار احمد خان فتحی مدظلہٗ
ناشر .... مکتبۃ الشیخ ۳۴۵/۲ بہادر آباد کراچی

اشاعت: **مکتبہ خلیلیہ**
دکان ۱۹، اسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔

دیگر ملنے کے پتے

کتب خانہ اشرفیہ .... اردو بازار، کراچی
زم زم پبلشرز .... اردو بازار، کراچی
کتب خانہ مظہری .... گلشن اقبال، کراچی
اقبال بک سینٹر .... صدر، کراچی
دارالاشاعت .... اردو بازار، کراچی
اسلامی کتب خانہ .... بنوری ٹاؤن، کراچی
مکتبہ انعامیہ .... اردو بازار، کراچی
مکتبہ عمر فاروق .... شاہ فیصل کالونی، کراچی
مکتبہ رحمانیہ .... لاہور
ادارہ اسلامیات .... لاہور
مکتبہ قاسمیہ .... لاہور
مکتبہ حرمین .... لاہور
المیزان .... لاہور
مکتبہ حقانیہ .... ملتان
مکتبہ رشیدیہ .... کوئٹہ

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	پسند فرمودہ.....حضرت مفتی عبد المجید دین پوری مدظلہ	۸
۲	سببِ تالیف	۹
۳	واحسرتا	۱۰
۴	مخالفین کے متعلق علماءِ دیو بند کا طرزِ عمل	۱۵
۵	حنفی مذہب والوں کا خون حلال ہے	۲۲
۶	غیر منقسم ہندوستان میں مذہبی تناظر	۲۵
۷	محمد علی مونگیری کا خط مولوی احمد رضا خاں کے نام	۲۶
۸	فتنہ وہابیت	۲۷
۹	علمائے دیو بند کی طرف وہابیت کی نسبت کیوں کی گئی؟	۲۹
۱۰	مخالفین کی ایذاء برداشت کرنا انبیاء کی سنت ہے	۳۰
۱۱	شیخ الاسلام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ کا قول	۳۶
۱۲	وہابیوں کے عقائد	۳۷
۱۳	ایک پرلطف اور عجیب واقعہ	۴۱
۱۴	اہل حق کو وہابی کہنا محض بہتان ہے	۴۲
۱۵	نسبتِ وہابیت کی تکذیب	۴۲
۱۶	نسبتِ وہابیت کے دلچسپ واقعات	۴۵

دریافت کیا کہ حضرت نماز میں درود شریف کے اندر "سیدنا" کا لفظ ملانا چاہیے یا نہیں؟ حضرت نے فرمایا ضرور ملانا چاہیے۔انہوں نے عرض کیا کہ کسی روایت میں "سیدنا" کا لفظ نہیں پایا گیا۔حضرت گنگوہی نے فرمایا اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے لفظ "سیدنا" نہیں فرمایا ہو مگر ہمیں یہی زیبا ہے کہ ملائیں۔ (تذکرۃ الرشید: صفحہ ۱۹۱)

مولانا رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں کہ ایک زمانے میں جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شوق مجھ پر اس درجہ غالب ہوا کہ کھانا پینا کم ہو گیا اور درود شریف کی اتنی کثرت کرنے لگا کہ صبح شام کی غذا کا کام بھی یہی دیتا تھا چہرہ زرد پڑ گیا اور جسم لاغر ہو گیا۔لوگ پوچھا کرتے میاں رشید احمد! کیا بیمار ہو اور میں چپ ہو رہتا۔آخر کچھ دنوں کے بعد خواب میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مونڈھے پر رونق افروز ہیں میں جو ادھر سے گزرا تو آپ نے مجھے حکم دیا "فلاں افیونی کو بلا لاؤ" میں تعمیل حکم کے لیے چلا اس وقت میں حالت جنابت میں تھا خواب میں خیال ہوا کہ پاک صاف ہو کر حضرت کے حضور میں جانا چاہیے چنانچہ جیسے ہی طہارت میں مشغول ہوا آنکھ کھل گئی۔(تذکرۃ الرشید: صفحہ ۲۱۷)

دوسری تہمت: "گستاخ اور بے ادب ہیں":

۱- حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے متعلق لکھا ہے کہ جب آپ کلیر شریف حضرت علاء الدین صابر کلیری قدس سرہٗ کے مزار شریف کی زیارت کے لیے جاتے تھے تو ابھی کافی فاصلہ ہوتا کہ آپ جوتے اتار کر ہاتھ میں لے لیتے تھے اور پیدل چل کر درگاہ شریف میں داخل ہوتے تھے۔قارئین! غور فرمائیں جو شخص ولی کا اتنا ادب کرتا ہے وہ نبی کا کتنا ادب کرتا ہوگا؟

۲- سوال: قرآن شریف کی تعظیم کے واسطے کھڑا ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: قرآن شریف کی تعظیم کے واسطے کھڑا ہونا درست ہے،قرآن شریف اللہ کا کلام ہے اس کی جتنا بھی تعظیم ہو بجا ہے۔

سوال: قرآن شریف کے اوراق کو بے تعظیمی سے بچانے کے لیے کیا کیا جائے؟

جواب: پانی میں یا کسی شئے میں گھول کر پی لے یا پھر ادب سے پاک کپڑے میں لپیٹ کر کسی ایسی جگہ دفن کر دے جہاں کسی کا پاؤں نہ پڑے۔ (فتاوی رشیدیہ)

۳- یہ ایک فطری امر ہے کہ جس سے محبت ہوتی ہے اس کی ہر چیز اچھی لگتی ہے بزرگوں کے تبرکات کا ادب اسی اصول کے تحت ہوتا ہے۔حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ تبرکات کے نہایت قدردان اور ادب کرنے والے تھے۔مقام ابراہیم کا ٹکڑا آپ کے پاس تھا جس کو خدام کی خواہش پر آپ صندوقچی سے نکال کر پانی میں ڈال کر نکال لیتے اور پانی کو مجمع پر تقسیم کر دیتے۔جس وقت اس کی زیارت کراتے تو خوشی سے باغ باغ ہو جاتے۔بیت اللہ شریف کی مقدس چوکھٹ کا چھوٹا سا ٹکڑا بھی آپ کے پاس تھا۔اس کی قدردانی اور محبت اس سے بھی زیادہ تھی۔

اعلیٰ حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کا عطا فرمایا ہوا جبہ بھی آپ کے پاس تھا یہ بھی تبرکات کے صندوق میں رہتا تھا۔جس وقت آپ اس کو نکالتے تو اول خود دست مبارک میں لے کر اپنی آنکھوں سے لگاتے۔پھر دوسروں کو سر پر رکھنے کا موقع عطا فرماتے اور یوں فرماتے کہ اس کو کئی سال حضرت صاحب نے پہنا اور پھر مجھے خصوصیت کے ساتھ عطا فرمایا اس حکم کے ساتھ کہ اس کو پہنتا سو کبھی کبھی تعمیل ارشاد کو پہنا کرتا ہوں۔

۴- اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ہی کا اثر تھا کہ مولانا رشید احمد گنگوہی حرمین شریفین کے خس وخاشاک تک کو محبوب سمجھتے اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مدینہ شریف کی کھجوروں کی گٹھلیاں پسوا کر صندوقچے میں رکھ لیتے اور کبھی کبھی سفوف بنا کر پھانکا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرمانے لگے لوگ حرمین شریفین کی چیزوں زم زم کے ٹین اور کھجور کی گٹھلیوں کو بے ادبی سے پھینک دیتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ ان کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہوا لگی ہے۔ ایک مولوی صاحب کو ایک مرتبہ مدنی کھجور کی پسی ہوئی گٹھلی عطا فرمائی کہ اسے پھانک لو ایک مرتبہ مدینہ شریف کی املی بھی دی اور ایک مرتبہ مدینۃ الرسول کی مٹی عطا فرمائی کہ لو اس کو کھا لو انہوں نے کہا کہ حضرت مٹی کھانا تو سنا ہے حرام ہے، آپ نے فرمایا: ''میاں وہ مٹی اور ہوگی''

۵- حضرت مولانا رشید احمد صاحب فرماتے تھے کہ جب میں ابتداء میں گنگوہ کی خانقاہ میں آ کر مقیم ہوا تو ادب کی وجہ سے خانقاہ میں بول وبراز نہ کرتا تھا بلکہ باہر جنگل میں چلا جاتا تھا کہ یہ شیخ (شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ) کی جگہ ہے۔ حتیٰ کہ لیٹنے اور جوتے پہن کر چلنے پھرنے کی بھی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ (حکایات اولیاء)

۶- کسی شخص نے حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کو ہدیہ میں ایک کپڑا پیش کیا اور کہا میں مدینہ سے آپ کے لیے لایا ہوں۔ آپ نے اس کپڑے کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا۔ ایک طالب علم نے کہا حضرت یہ کپڑا تو غیر ملکی ہے مدینہ میں نہیں بنا آپ نے فرمایا اسے دیار محبوب کی ہوا تو لگی ہے نا۔

۷- حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کو ایک شخص نے سبز رنگ کا نہایت

خوبصورت جوتا ہدیہ میں پیش کیا آپ نے اس کو سنت کی نیت سے قبول تو فرمالیا مگر کبھی پہنا نہیں۔ کسی کے پوچھنے پر فرمایا قاسم کو زیب نہیں دیتا کہ گنبد خضریٰ کا رنگ بھی سبز ہو اور میرے جوتے کا رنگ بھی سبز ہو۔ یہ میرے نزدیک بے ادبی کی بات ہے۔

۸- ایک صاحب نے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ نعل شریف کے عکس کو چومنے اور سر پر رکھنے کے مشروع ہونے پر دلیل شرعی کیا ہے؟ حضرت نے جواب دیا اگر ادب محبت اور شوق طبعی سے کوئی ایسا کرے تو کوئی حرج نہیں ایسے امور طبعیہ کے جواز کے لیے دلیل کی ضرورت نہیں خلاف دلیل نہ ہونا ہی کافی ہے۔

(بوادر النوادر)

۹- مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا نامزد جبہ شریف جو جلال آباد میں ہے اور اپنے اکابر سے اس کی تصدیق وجدانی سنی ہے جب بھی تھانہ بھون آتا ہے تو اگرچہ اس مکان کی طرف جہاں وہ رکھا جاتا ہے پاؤں کرنا جائز ہے مگر غلبہ ادب کی وجہ سے غالب احوال میں اس کی طرف پاؤں نہیں کرسکتا۔ (اشرف السوانح جلد دوم)

۱۰- ملفوظ نمبر ۱۱۴ الافاضات الیومیہ:

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ بعضے غیر مقلدین بڑے ہی بے ادب ہوتے ہیں ان میں بیباکی بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ بعضوں کو دیکھا بالکل روکھے روکھے ہر بات میں کھراپن چہروں پر نور ملاحت نہیں۔ یہ تو ظاہری رنگ ہے اور باطنی رنگ یہ کہ فہم میں عمق نہیں (عشق ومحبت کے سوز وگداز سے خالی) اس پر ایک حکایت یاد آئی کہ ہمارے حاجی صاحب رحمہ اللہ سے مکہ معظمہ میں ایک غیر مقلد عالم کی گفتگو ہوئی۔ حضرت نے ان سے پوچھا تھا کہ مدینہ

طیبہ جانے کا ارادہ ہے یا نہیں۔ اس پر وہ نہایت خشکی سے کہنے لگے کہ مدینہ جانا کچھ فرض تو نہیں جس کا اتنا اہتمام کیا جائے۔ حاجی صاحب نے فرمایا بے شک فتوے سے تو فرض نہیں مگر عشق ومحبت کی رو سے تو فرض ہے۔ پھر حاجی صاحب نے فرمایا معلوم بھی ہے کہ بنائے ابراہیمی تو قبلہ ہو۔ بنائے داؤدی وسلیمانی قبلہ ہو اور حضور کی بنا قبلہ نہ ہو۔ وہ ضرور قبلہ بنائی جاتی مگر فرمایا حضور کی شان عبدیت کے غلبہ سے حکمتِ الٰہی نے اس کو منظور نہیں فرمایا ورنہ سب قبلے منسوخ ہو کر حضور کی مسجد قبلہ ہوتی۔ اس پر کہنے لگے خیر حضور کی مسجد کی زیارت کے قصد سے جانے کی فضیلت مسلم ہے باقی قبر شریف کے ارادے سے سفر نہ کرنا چاہیے۔ حاجی صاحب نے فرمایا اس مسجد کا شرف تو حضور ہی کے طفیل ہے تو جس کی اصلی فضیلت ہو اس کا تو قصد جائز نہ ہو اور جس کی فضیلت فرعی اور طفیلی ہو اس کا جائز ہو یہ عجیب بات ہے غرض یہ مکالمہ بڑا طویل تھا میں نے مختصر بیان کیا ہے۔

۱۱- فرمایا کہ حضور ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ درود شریف پڑھنا واجب ہے اگر کسی نے صرف لفظ صلعم قلم سے لکھ دیا یا زبان سے درود وسلام نہیں پڑھا تو میرا گمان یہ ہے کہ واجب ادا نہیں ہوگا۔ مجلس میں چند علماء بھی تھے انہوں نے اس سے اختلاف کیا اور عرض کیا کہ آج کل لفظ صلعم پورے درود پر دلالت تامہ کرنے لگا ہے اس لیے کافی معلوم ہوتا ہے۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا میرا اس میں شرح صدر نہیں ہوا اور اصل بات تو یہ ہے کہ حضور ﷺ جیسے محسن عظیم کے معاملے میں اختصار کی کوشش اور کاوش ہی کچھ سمجھ میں نہیں آتی۔ (ملفوظ مجالس حکیم الامت)

۱۲- حج کے بعد جب زیارت نبی کریم ﷺ کی نیت سے حضرت مولانا محمد قاسم

نانوتوی کا قافلہ جس میں بڑے بڑے اکابرین بھی ساتھ تھے مدینہ شریف کے قریب بیر علی پر پہنچا تو جیسے ہی مسجد نبوی کے مینار سامنے نظر آئے تو مولانا نانوتوی ایک دم اونٹ سے اچھل کر زمین پر گر گئے اور اپنے جوتے اتار کر اونٹ کے کجاوے میں رکھے اور عاشقانہ اشعار پڑھتے ہوئے برہنہ پا چلنے لگے۔ راستے میں چھوٹے چھوٹے کنکر مسلسل پاؤں میں لگنے سے خون نکلنے لگا مگر آپ اپنے حال میں مست تھے۔ دیکھا دیکھی کچھ اور قافلے کے لوگوں نے بھی جوتے اتار دیے مگر وہ دھوپ اور نوکیلے کنکروں کی تاب نہ لا سکے کوئی پچاس قدم کوئی سو قدم کے بعد چل کر رک گیا۔ مگر مولانا نانوتوی حرم شریف تک اس مستانہ چال سے چلتے رہے یہاں تک کہ حرم شریف میں داخل ہو گئے۔ (خطبات طیب)

۱۳- حضرت مولانا تھانوی رحمہ اللہ نے حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ سے پوچھا حضرت! قبر میں شجرہ رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے جواب دیا درست ہے مگر میت کے کفن میں نہ رکھے دیوار میں طاق کھود کر رکھ دے۔ مولانا تھانوی نے پھر پوچھا اس سے کچھ فائدہ بھی ہوتا ہے؟ حضرت نے ارشاد فرمایا: ہاں! ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت شاہ غلام علی صاحب کے کوئی مرید تھے ان کے پاس شاہ صاحب کا جوتا تھا۔ انتقال کے وقت انہوں نے شاہ عبدالغنی صاحب رحمہ اللہ کو وصیت کی کہ یہ جوتے میرے قبر میں رکھ دیے جائیں۔ چنانچہ ان کی وصیت پوری کی گئی۔

۱۴- "زبدۃ المناسک" میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے زیارت مدینہ کا باب جو لکھا ہے ہم اس کو بہت مختصر کر کے یہاں لکھتے ہیں:

اب جان لے! کہ زیارت روضۂ مطہرہ سرور کائنات علیہ الصلاۃ والسلام کی مستحبات

میں سب سے افضل ہے بلکہ بعض نے اس کو قریب واجب کے لکھا ہے۔

غرض جب مدینہ شریفہ کا عزم ہو تو بہتر یوں ہے کہ نیت زیارت قبر شریف کی کر کے جاوے تا کہ مصداق اس حدیث کا ہو جائے کہ جو کوئی میری زیارت کو آوے شفاعت اس کی مجھ پر حق ہوگئی۔ جب مدینہ منورہ کو چلے تو راہ میں درود شریف کی کثرت کرتا رہے جب وہاں کی عمارات نظر آئیں تو درود پڑھ کر کہے:

"اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ وِقَايَةً لِّي مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ۔"

اور مستحب ہے کہ غسل کرے یا وضو اور کپڑے پاک صاف اور اچھا لباس پہنے نئے کپڑے ہوں تو بہتر ہے۔ خوشبو لگائے اور سواری سے اتر کر پیادہ ہو جائے اور خشوع و خضوع اور تواضع جس قدر ہو سکے فروگزاشت نہ کرے عظمت مکان کا خیال کرتے ہوئے اور درود پڑھتے ہوئے جب مدینہ مطہرہ میں داخل ہو تو کہے:

﴿رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ﴾

پھر بہت سی نصیحتیں کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

پھر روضہ شریف کے پاس حاضر ہو اور سرہانہ کی دیوار کے کونے میں جو ستون ہے اس سے تین چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑا ہو اور پشت قبلہ کی طرف کرے کچھ بائیں طرف مائل ہو کرتا کہ چہرہ مبارک کے خوب مواجہ ہو جاوے اور حضرت ﷺ کی لحد شریف میں قبلہ کی طرف چہرہ مبارک کیے ہوئے تصور کرے اور کہے۔

(یہاں حضرت نے دس سطروں میں صلاۃ وسلام کے صیغے لکھے ہیں)

پھر حضرت ﷺ کے وسیلے سے دعا کرے اور شفاعت چاہے اور کہے:

"يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ فِيْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ۔"

ان الفاظ میں جس قدر چاہے زیادتی کرے مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں اس کے بعد آپ نے مزید نصیحتیں کی ہیں کہ کہاں کہاں مسجد میں نماز پڑھی جائے۔ درود شریف کی کثرت، بقیع کے قبرستان کی زیارت، شہدائے اُحد کی زیارت اور مسجد قبا میں نماز کی ادائیگی اور اس کے بعد جب رخصت ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کر روضہ مبارک پر حاضر ہو اور وہی صیغے سلام کے دہرائے جو ابتداء میں کہے تھے اور پھر بادیدہ تر وہاں سے رخصت ہو۔

(زبدۃ المناسک)

۱۵- حضور ﷺ کی شان مبارک و اقدس میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اشعار ملاحظہ ہوں:

لمؤلفه

یہ اشعار مؤلف کے ہیں

یا شفیع العباد خذ بیدی ۔۔۔ انت في الاضطرار معتمدی
دستگیری کیجئے میرے نبی ۔۔۔ کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی
لیس لی ملجا سواك اغث ۔۔۔ مسنی الضر سیدی سندی
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ ۔۔۔ فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی
غشنی الدهر یا ابن عبدالله ۔۔۔ کن مغیثا فانت لی مددی